آلِ نبی کے

فضائل

18-July-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ سے مَروی ہے، نبیوں کے سلطان، آقائے ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰهِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ یعنی دعا اللہ پاک سے حجاب (پردے) میں ہے جب تک مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔ (1)

1...شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...الخ، جلد:2، صفحہ:216، حدیث:1576۔

18 جولائی 2024 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! تیمور لنگ تیموری سلطنت کے بانی اور پہلے حکمران ہیں۔ 1336 عیسوی میں پیدا ہوئے اور 1405 عیسوی میں یعنی 69 سال عمر پاکر وفات پائی، انہوں نے 10 سال کی عمر ہی میں قرآنِ کریم حفظ کر لیا تھا۔ شیخ زینُ الدِّین بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تیمور لنگ مرضُ الموت (یعنی وہ آخری بیماری جس کے سبب ان کی وفات ہوئی، اس) میں مبتلا تھے، ایک دِن شدید غم کی وجہ سے ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا، رنگ بدل گیا، کچھ دیر بعد جب حالت سنبھلی تو لوگوں نے صُورتِ حال بتائی کہ بیماری کی شِدَّت کے سبب اچانک آپ کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا، رنگ بدل گیا تھا، اس پر تیمور لنگ نے کہا: میں نے عذاب کے فرشتے دیکھے تھے، وہ میری طرف آرہے تھے، انہیں دیکھ کر مجھ پر شدید غم کا غلبہ ہوا جس کی وجہ

---

[1] …جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

سے میرا رنگ کالا ہو گیا تھا، پھر جلد ہی اُمّت کے غمخوار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرشتوں سے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ میری اَوْلاد (یعنی سیدزادوں) سے محبّت کرتا ہے۔ یہ سُن کر فرشتے واپس لوٹ گئے۔

علّامہ یوسُف بن اسماعیل نبہانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: تیمور لنگ کے انتقال کے بعد کسی نے خواب دیکھا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں اور پاس ہی تیمور لنگ بھی بیٹھے ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خواب دیکھنے والے سے فرمایا: اے محمد بن حَسَن! تیمور میری اَوْلاد سے محبّت کرتا ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک بہت ہی بلند رُتبہ، عظمت و شان والی، بہت اُونچے مقام والی ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾
(پارہ:22، الاحزاب:33)

ترجمہ کنزُالعرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کر دے۔

تفسیر نور العرفان میں ہے: اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ آیتِ کریمہ اُترنے سے پہلے اَہلِ بیتِ پاک اب تک مَعَاذَ اللہ! گنہگار تھے، اس کے بعد پاکی عطا ہوئی بلکہ مطلب یہ ہے

1...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الثالث، فصل جملۃ آثار و قصص...الخ، صفحہ:102 ملتقطاً۔

کہ اے اہلِ بیت! اللہ پاک تم کو گُناہوں اور بداَخلاق کی نجاست سے آلُودہ نہ ہونے دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ اَزْواج اور آپ کی اَوْلادِ پاک گُناہوں سے پاک ہے۔(1)

تمام بُرے اخلاق سے پاک

صدر الافاضِل مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اہلِ بیتِ کرام کے فضائل کا منبع ہے۔ اس سے اَہْلِ بیتِ پاک کی اعلٰی خصوصیات اور بلند شان و عظمت کا اِظْہار ہوتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے اَہْلِ بیتِ پاک کو تمام بُرے اَخلاق سے پاک رکھا ہے بلکہ ہر وہ چیز جو ان کے بلند مقام و مرتبے کے لائق نہ ہو، اللہ پاک انہیں اس سے محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہْلِ بیت میں کون کون شامِل ہیں؟

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کی گئی آیت کے تحت فرماتے ہیں: اہلِ بیتِ اطہار کون ہیں، اس بارے میں اقوال مختلف ہیں۔ یہ کہنا اَوْلیٰ ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اولاد، آپ کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت ہیں۔ حضرت امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عنہما نیز حضرت مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ بھی ان ہی میں شامِل ہیں۔(3)

1… تفسیر نور العرفان، پارہ:22، الاحزاب، زیرِ آیت:33۔
2… سوانح کربلا، صفحہ:82۔
3… تفسیر کبیر، پارہ:22، الاحزاب، زیرِ آیت:33، 9/168۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات خیال میں رہے کہ اَہْلِ بیتِ پاک گُناہوں سے محفوظ ہیں مَعْصُوم نہیں ہیں کیونکہ مَعْصُوم صِرف انبیا اور فرشتے ہی ہوتے ہیں۔ محفوظ کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گُناہ ہونا ممکن تو ہے مگر اللہ پاک انہیں گُناہوں سے بچا لیتا ہے جبکہ مَعْصُوم کا مطلب ہے: وہ حضرات کہ جن سے گُناہ ہونا شرعاً ممکن ہی نہیں ہے۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ ساداتِ کرام میں سے وہ بلند رُتبہ حضرات جو ولیُّ اللہ ہیں جیسے بی بی فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عنہا، امام حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما، ایسے ہی حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ علیہما وغیرہ، یہ تو گُناہوں سے محفوظ ہیں، دیگر جو ساداتِ کرام ہیں، ان سے گُناہ ہو تو جاتے ہیں لیکن اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ان کی گُناہوں پر پکڑ نہیں ہو گی۔ چنانچہ اس ضمن میں عاشِقِ صحابہ و اَہلِ بیت، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے 2 مبارک فرامین سنیئے!

(1): ہر سیّد صحیح النسب (یعنی وہ سَیّد کہ واقعی عِلْمِ اِلٰہی میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی اَوْلاد میں سے ہے، وہ) نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اَقْدَس کا پارہ (جزو، حصّہ) ہے اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسم اَقْدَس کا کوئی پارہ (جزو، حصہ) مستحقِ نار نہیں۔[1]

(2): ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ہاں! سلامت ایمان (یعنی جس سید زادے کا ایمان سلامت ہو اس) کے اعمال کیسے ہی ہوں اللہ پاک کے کرم سے پختہ اُمّید یہ ہی ہے کہ جو اس کے علم میں سید ہیں ان سے اصلاً کسی گُناہ پر کچھ مواخذہ نہ فرمائے۔[2]

1... فتاوی رضویہ، جلد: 15، صفحہ: 738، بتقدم و تاخر۔

2... فتاوی رضویہ، جلد: 29، صفحہ: 640۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جا! تُو نے خود کو جہنّم سے بچالیا

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلطانِ مدینہ، قرارِ سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پچھنے لگائے اور جسم مُبارک سے جو خون نکلا اسے دیوار کے پیچھے جا کر پی لیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جب اس سے پوچھا کہ خون کا کیا کِیا ہے تو عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا خون مُبارَک تھا، میں نے اسے زمین پر بہا دینا گوارا نہ کیا، اب وہ میرے پیٹ میں ہے۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جا! تونے خود کو جہنّم سے بچالیا ہے۔[1]

مدارج النبوۃ میں ہے: جنگِ اُحُد کے موقع پر جب حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم زخمی ہوئے تو حضرت مالِک بن سنان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ان زخموں کا خون چوس کر پی گئے۔ اس پر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بشارت دی کہ جو جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے تو انہیں دیکھے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! غور فرمایئے! جن صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ پاک سے نکلا ہوا خُون مبارک پِیا، وہ جہنّم سے محفوظ اور جنّت کے حق دار ہو گئے تو وہ پاک حضرات جو اسی خون سے بنے ہیں اور وہ مبارک خون ان کی رگوں میں جاری ہے، انہیں جہنّم کی آنچ کیوں کر پہنچ سکتی ہے؟[3]

1... المواہب الدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ... الخ، جلد:2، صفحہ:76 ملتقطاً۔
2... مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن خلقت و جمال، حصہ:1، صفحہ:26 ملخصاً۔
3... مطلع القمرین، صفحہ:61 ملخصاً۔

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! خُون حرام ہے، انسان تو انسان کسی حلال جانور کا بھی خُون پینا جائز نہیں ہے کیونکہ خُون ناپاک ہوتا ہے مگر ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نِرالی شان ہے، آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بے مثل و بے مثال ہیں، آپ کا خُون مبارک ناپاک نہیں ہے، کئی ایک صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے جسمِ پاک سے نکلا ہوا خُون مبارک پیا ہے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ شارِحِ بُخاری علامہ بدر الدین عینی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خون مُبارک کا حکم عام انسانوں جیسا نہیں اور) جس قول سے یہ لازِم آئے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عام انسانوں کے برابر ہیں، وہ کسی جاہِل، اَحمق کے مُنہ کی بات ہی ہو سکتی ہے، بھلا کہاں وہ عالی رتبہ! اور کہاں عام انسان...!![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اَفضَل نسب والے

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلادِ مصطفےٰ کی بھی کیا نِرالی شان ہے، یہ وہ بلند رُتبہ ہستیاں ہیں کہ ان کے نسب جیسا دُنیا میں کوئی نسب نہیں ہے۔ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے مخلوق کو 2 قسموں میں تقسیم کیا تو مجھے اُن میں سے اَفضل قسم میں رکھا، پھر اُن 2 قسموں کو 3 قسموں میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان 3 میں سے سب سے اَفضل اور بہترین قسم میں رکھا،

1... عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب الماء... الخ، جلد: 2، صفحہ: 481، تحت الباب ملتقطاً۔

پھر اُن 3 قسموں کے قبیلے بنائے تو مجھے سب سے اَفْضَل و اعلیٰ قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں کو گھرانوں میں تقسیم فرمایا تو مجھے سب سے اَفْضَل اور بہترین گھرانے میں رکھا، چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے: [1]

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

(پارہ:22، الاحزاب:33)

ترجمہ کنزُالعرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

یہی بولے سِدْرہ والے

امام باقر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کے حکم سے میں نے زمین کے مشرق و مغرب، پہاڑ اور ریگستان چھان ڈالے، مجھے عرب سے بہتر کوئی قوم نظر نہ آئی، پھر اللہ پاک نے حکم دیا تو میں نے عرب میں تلاش شروع کی، مجھے مُضَر سے بہتر کوئی قبیلہ نہ ملا، پھر اللہ پاک نے حکم دیا، میں نے مُضَر میں تلاش شروع کی تو مجھے بنو کنانہ سے بہتر کوئی نظر نہ آیا، پھر حکم ہوا، میں نے بنو کنانہ میں تلاش کیا، مجھے قریش سے بہتر کوئی نہ ملا، پھر حکم رَبّانی سے میں نے قریش میں تلاش کیا تو بنو ہاشِم سے بہتر کوئی نظر نہ آیا، پھر بنو ہاشِم میں تلاش کا حکم مِلا، میں نے تلاش کیا تو کوئی بھی آپ سے بہتر، آپ سے اَفْضَل نظر نہیں آیا۔ [2]

1…اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الثانی فی الکلام علی الشرفہم…الخ، صفحہ:43 ملتقطاً۔
2…اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الثانی فی الکلام علی الشرفہم…الخ، صفحہ:44۔

پیارے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا: ساداتِ کرام کے نسب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے لے کر حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام تک جتنے بھی آباء و اَجداد ہیں، سب ہی بہت فضیلت والے، بہت بلند رُتبہ ہیں۔ معلوم ہوا: جیسا نسب ساداتِ کرام کو نصیب ہے، ایسا نسب دُنیا میں کسی اور کا نہیں ہے۔

حسنین کریمین کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے دورِ خِلافت کا واقعہ ہے، ایک مرتبہ مدینۂ پاک میں مالِ غنیمت لایا گیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے وہ مالِ غنیمت تقسیم کرنا شروع کیا، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان آ رہے تھے، اپنا حِصَّہ لیتے جا رہے تھے، اسی دوران حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی تشریف لے آئے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْکَرَامَۃِ یعنی (خوش آمدید!) آپ کے لئے عزّت و اِحترام ہے۔ پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے انہیں ایک ہزار دِرْہم (چاندی کے سکے) پیش کئے۔ اس کے بعد امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہ تشریف لائے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ان کا بھی اسی طرح احترام کیا اور انہیں بھی ایک ہزار دِرْہم پیش کئے۔ ان دونوں شہزادوں، سیّد زادوں کے بعد حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما حاضر ہوئے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے انہیں ہزار دِرْہَم کی بجائے 500 دِرْہَم دیئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما نے عرض کیا: اے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن! امام حسن و حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عنہما ابھی ننھی عمر میں تھے، میں اس وقت بھی دِین کی خدمت کے لئے سرتَن کی بازی لگایا کرتا تھا، جہاد میں شریک ہوا کرتا تھا، اس کے باوُجود

آپ نے انہیں ہزار ہزار دِرْہم دیئے اور مجھے صِرف 500 دیئے ہیں؟ یہ سنناتھاکہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے دِل میں محبّتِ اَہْلِ بیت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا، آپ نے محبّتِ اہْلِ بیت سے سرشار ہو کر فرمایا: جی ہاں! بالکل!(تم جیسا کہتے ہو، بات ایسی ہی ہے لیکن اگر تم ان کے برابر حِصّہ لینا چاہتے ہو تو) اِذْهَبْ فَأْتِنِي بِأَبٍ كَأَبِيْهِمَا جاؤ پہلے تم حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ عنہما کے والِد جیسا والِد لاؤ۔ وَأُمٍّ كَأُمِّهِمَا ان کی امی جان جیسی امّی لاؤ! وَجَدٍّ كَجَدِّهِمَا ان کے نانا جیسانانا، وَجَدَّةٍ كَجَدَّتِهِمَا ان کی نانی جیسی نانی وَعَمٍّ كَعَمِّهِمَا ان کے چچا جیسا چچا وَخَالٍ كَخَالِهِمَا ان کے ماموں جیسا ماموں لے کر آؤ! پھر ان کی برابری بھی کر لینا مگر یاد رکھو! تم یہ نہیں کر پاؤ گے، کیونکہ اَبُوْهُمَا فَعَلِيُّ الْمُرْتَضٰى ان کے والد علی المرتضی شیر خدا رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاء ان کی والدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں جَدُّهُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى ان کے نانا مُحمّدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى ان کی نانی بی بی خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں خَالُهُمَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم و رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اور خَالَتَاهُمَا رُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ ابْنَتَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ان کی خالائیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں بی بی رقیہ واُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عنہما ہیں۔ (1)

سُنّتِ فاروقی پر عمل کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ اولادِ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نسب کے اعتبار

1...الریاض النضرۃ، الباب الثانی، فصل التاسع، ذکر وقوفہ عند کتاب اللہ...الخ، جز:1، صفحہ:292، ملتقطاً۔

سے علیحدہ ہی شان کی مالک ہے، ان جیسا نسب کسی اور کو نصیب نہیں ہے، ساتھ ہی اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب بھی کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو ساداتِ کرام کے احترام کے پیشِ نظر ان کو ڈبل حِصّہ دینا چاہیے، یہی سُنّتِ فاروقی ہے۔

الحمد للہ! عاشقِ صحابہ و اَہلِ بیت، شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ بھی اس سُنّتِ فاوقی کے عامِل ہیں، آپ ساداتِ کرام کی بہت عزّت کرتے ہیں، مُلاقات کے وقت اگر بتادیا جائے کہ یہ سَیّد صاحِب ہیں تو بارہا دیکھا گیا کہ آپ نہایت عاجزی سے سید زادے کا ہاتھ چُوم لیتے ہیں، انہیں اپنے برابر بٹھاتے ہیں، ساداتِ کرام کے بچوں سے بے پناہ محبّت اور شفقت سے پیش آتے ہیں، کچھ بانٹتے وقت ساداتِ کرام کو ڈبل حِصّہ دیتے ہیں، کبھی کبھی کسی سید زادے کو دیکھ کر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا صدقہ اللہ پاک ہمیں بھی ساداتِ کرام کا اَدَب و احترام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہلِ بیت کے نسب کی ایک خصوصیت

پیارے اسلامی بھائیو! ایک تو یہ بات ہے کہ ساداتِ کرام کا نسب نہایت فضیلت والا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس پاکیزہ اور بلند رُتبہ نسب کی ایک اَہَم خصوصیت یہ بھی ہے کہ قیامت کا وہ ہولناک دِن جب سارے رشتے، ناطے ٹوٹ جائیں گے، ماں اکلوتے کو چھوڑ رہی ہو گی، باپ بیٹے سے ہاتھ چُھڑا رہا ہو گا، کوئی نہ پوچھے گا کہ کون کس کا بیٹا اور کس کا بھائی ہے مگر قربان جایئے! اَہلِ بیتِ پاک کی شان پر کہ ان کا پاکیزہ نسب وہ مبارک اور

مضبوط رسی ہے، جس نے کبھی ٹوٹنا ہی نہیں ہے، یہ نسب دُنیا میں بھی قائم ہے، قبر میں بھی قائم ہو گا، حشر میں، میزان پر، پُل صِراط پر ہر جگہ کام آئے گا۔ چنانچہ روایت ہے: ایک دِن جانِ کائنات، سیدِ سادات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی جان حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو کسی نے کہہ دیا کہ "اللہ پاک کی بارگاہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت (رشتہ داری) آپ کو فائدہ نہ دے گی۔" شافِعِ اُمَم، شاہِ عرب و عجم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر جلال کی کیفیت طاری ہو گئی اور حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو جمع کرو...!! پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قَرابت (رشتہ داری) فائِدہ نہیں دے گی؟ قِیامت کے دِن ہر سبب و نسب (نسبی اور سسرالی رشتہ) ٹوٹ جائے گا مگر میرا سبب اور نسب کہ وہ دُنیا اور آخرت میں جُڑا ہوا ہے۔ (1)

علامہ ابن عابدین شامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تقریباً ان ہی الفاظ کی حدیث کئی سندوں سے مروی ہے اور اس کے عِلاوہ بھی بہت ساری احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولِ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نسبِ پاک آپ کی اَوْلاد کو ضرور نفع پہنچائے گا، (اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!) یہ دُنیا سے اچھے حال میں رُخصت ہوں گے اور آخرت میں نجات پائیں گے۔ بے شک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ اَطْہار دنیا و آخرت میں بڑی سعادت مند ہے۔ (2)

1... مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ، باب فی کرامۃ... الخ، جلد:8، صفحہ:282، حدیث:13827 ملتقطاً۔
2...رسائل ابن عابدین، الرسالۃ الاولی، العلم الظاہر فی نفع النسب الطاہر، 1 / 27، ملخصاً۔

اولادِ مصطفٰے روزِ قیامت کہاں ہو گی؟

الحمد للہ! سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ پاک جس طرح دنیا میں سردار ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آخرت میں بھی پُرسکون وباوقار، جہنم سے دُور اور جنت کی حق دار ہو گی۔ پارہ 27، سُوْرَۃُ الطُّوْر کی آیت 21 میں ارشادِ رَبُّ الْعِبَاد ہے:

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍؕ (پارہ:27، الطور:21)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور ان (والدین) کے عمل میں کچھ کمی نہ کی۔

تفسیر نور العرفان میں ہے: یعنی اگر مومنوں کی اولاد مومن ہو تو ہم اولاد کو جنت میں اس کے ماں باپ کے ساتھ رکھیں گے، علیحدہ نہ کریں گے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ ماں باپ کے وسیلہ سے اولاد کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد نبی نہیں مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں ہو گی، وسیلہ ثابِت ہوا۔ یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ جنتی آدمی اپنے بال بچوں کے ساتھ جنت میں رہے گا، اس طرح کہ اگر باپ کا درجہ ادنٰی ہے اور اولاد کا اعلٰی تو باپ کو ترقی دے کر اولاد کے پاس پہنچایا جائے گا۔ لہٰذا اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بی بی آمنہ خاتون، حضرت عبد اللہ (رَضِیَ اللہُ عنہما) اور حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی اولاد حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ ہوں گے۔[1]

اہلِ بیت دنیا بھر کے لیے امان ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اَہْلِ بیتِ پاک کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی

1... تفسیر نور العرفان، پارہ:27، الطور، زیرِ آیت:21۔

ہے کہ اَہْلِ بیتِ پاک یعنی ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قیامت تک آنے والی اَوْلادِ پاک اس دُنیا کے لئے امان ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ یعنی ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لیے باعثِ امن ہیں۔[1] ایک روایت میں ہے: میرے اَہْلِ بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں، جب میرے اَہْلِ بیت نہ رہیں گے، اس وقت زمین والوں پر وہ نشانیاں ظاہِر ہو جائیں گی، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔[2]

عُلمائے کرام فرماتے ہیں: دُنیا سے ساداتِ کرام کا اُٹھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، یعنی جب دُنیا میں کوئی ایک بھی سید زادے موجود نہیں رہیں گے، تب قیامت آ جائے گی۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ قیامت بد ترِین لوگوں پر آئے گی جبکہ ساداتِ کرام دُنیا کے بہترین لوگ ہیں۔[3]

اَوْلادِ پاک کی محبّت فرض ہے

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! یاد رکھئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک کی محبّت دِین کا حِصَّہ ہے، لہٰذا پیارے آقا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سارے شہزادوں، ساری شہزادیوں سے محبّت و عقیدت رکھنا، حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عنہ سے لے کر آج تک جتنے ساداتِ کرام ہیں، ان سب سے محبّت کرنا، ان کا احترام کرنا، ان کی عزّت بجالانا ہم سب پر لازم ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

1...فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، فضائل علی، جز:2، صفحہ:571، حدیث:1145، ملتقطاً۔
2...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الاول، فصل قولہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اہل بیتی امان لامتی، صفحہ:32۔
3...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الاول، فصل قولہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اہل بیتی امان لامتی، صفحہ:33، خلاصۃً۔

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پارہ:25، الشوریٰ:23)	ترجمہ کَنزُالعرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

علّامہ بغوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: اس آیتِ کریمہ کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ (اے لوگو! میں تمہیں دِین سکھاتا ہوں، تمہاری دُنیا و آخرت کی بھلائیاں تم تک پہنچاتا ہوں) اس پر میں تم سے کسی قسم کا کوئی اَجَر، کوئی بدلہ نہیں چاہتا، البتہ! میں تمہیں قرابت داری کی محبّت کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوا: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت، آپ کے رشتے داروں کی محبّت دِین کے فرائض میں سے ہے۔[1]

اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا

سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَایُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ یعنی کوئی بندہ اس وَقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کی جان سے زِیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ ذَاتِهٖ اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو۔ وَتَكُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اور میری اَولاد اس کو اپنی اَولاد سے پیاری نہ ہو۔ وَاَهْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔[2]

محبّتِ اَہْلِ بیت عشقِ رسول کا نتیجہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و

1... تفسیرِ بغوی، پارہ:25، الشوریٰ، زیرِ آیت:23، جلد:4، صفحہ:81، ملتقطاً۔
2... شعب الایمان، باب فی حب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، جلد:2، صفحہ:189، حدیث:1505۔

سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ یعنی اللہ پاک سے محبّت کرو کیونکہ وہ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے، وَاَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللهِ اور اللہ پاک کی محبّت کے سبب مجھ سے محبّت کرو (کیونکہ میں حبیبُ اللہ ہوں) وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ اور میری محبّت کے سبب میرے اَہلِ بیت سے محبّت رکھو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا: صحابۂ کرام اور اَہلِ بیتِ پاک سے محبّت رکھنا عشقِ رسول کا نتیجہ ہے، بندۂ مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ پاک سے محبّت کرتا ہے اس کے دِل میں محبوبِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت ہوتی ہے اور جس دِل میں محبّتِ رسول موجود ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ اسے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے بھی محبّت ہوتی ہے اور وہ اَہلِ بیت پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے بھی محبّت کرتا ہے۔ یہ سارے تعلق مِلانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابۂ کرام اور اَہلِ بیتِ پاک کی محبّت مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

سچّا عاشِقِ اَہلِ بیت کون...؟

پیارے اسلامی بھائیو! سچّا عاشقِ اَہلِ بیت کون ہوتا ہے؟ یہ بھی سُن لیجئے! روایت ہے: ایک دِن حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ تشریف لے آئے، حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جلدی سے خطبہ مکمل کیا اور منبر سے نیچے اُتر گئے، اب حضرت امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ منبر پر تشریف لائے، آپ نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: مجھے میرے نانا جان نے بتایا کہ اللہ پاک فرماتا

1 ...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، مناقب اہل بیت النبی، صفحہ: 859، حدیث: 3796۔

ہے: عرشِ اعظم کے پائے کے نیچے سبز رنگ کی ایک تختی ہے، اس پر لکھا ہے: اے آلِ مُحَمَّد کے گروہ! تم میں سے جو بھی روزِ قیامت لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گواہی دیتا ہوا آئے گا، اللہ پاک اسے جنّت میں داخِل فرمادے گا۔

یہ سُن کر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ (یعنی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ)! آلِ مُحَمَّد کا گروہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو شَیْخَین یعنی ابو بکر و عمر کو، عثمانِ غنی کو (رَضِیَ اللہُ عنہم)، میرے والِدِ محترم مولیٰ علی (رَضِیَ اللہُ عنہ) کو اور اے مُعاویہ! (رَضِیَ اللہُ عنہ) آپ کو بُرا بھلا نہ کہتا ہو، وہ آلِ مُحَمَّد کا گروہ ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ جو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا بھی اَدَب کرتا ہے، چار یارانِ نبی کا بھی ادب کرتا ہے اور خالُ المؤمنین (یعنی سب مسلمانوں کے ماموں جان) حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے خِلاف بھی زبان نہیں کھولتا، وہ سچّا عاشقِ اَہْلِ بیت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

معرفتِ آلِ پاک کی بَرَکت

حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ شِفَا شریف میں نقل فرماتے ہیں: مالکِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آلِ مُحَمَّد کی معرفت (یعنی پہچان) دوزخ سے نجات، ان سے محبت پُلِ صراط پر آسانی اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا عذابِ الٰہی سے امان ہے۔[2]

1…تاریخ مدینہ دمشق، جلد:14، صفحہ:113-114 ملتقطًا۔
2…الشفاء، الباب الثالث، فصل فی توقیرہ وبر آلہ…الخ، الجزء الثانی، صفحہ:40۔

محبت اہل بیت عزت میں اضافے کا سبب

حضرت ابو نصر بِشر بن حارث حافی رحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بار خواب میں حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بشر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں تمہارے ہم زمانے کے اولیا سے زیادہ بلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ تم میری سنت کی پیروی کرتے ہو، نیک لوگوں کی خدمت کرتے ہو، اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو اور (سب سے بڑھ کر اہم بات) میرے صحابہ کرام اور میرے اہلِ بیت اطہار (رَضِیَ اللہُ عَنہُم) سے محبت کرتے ہو۔ یہی وہ سبب ہے کہ جس نے تمہیں نیک لوگوں کی منازل تک پہنچا دیا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! **اَوْلادِ مصطفٰے** سے محبّت کی کیسی نِرالی شانیں ہیں، جو اس محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، وہ شہید ہے، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اس کے لئے بخشش ہے، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، وہ کامِل ایمان والا ہے، جو آلِ نبی کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے اسے جنّت کی خوشخبری دی جاتی ہے، جو **آلِ نبی** کی محبت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اسے عزّت کے ساتھ جنّت میں داخلہ ملے گا، جو **آلِ نبی** کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، اس کی قبر میں جنّتی دروازے کھلیں گے، جو آلِ نبی کی محبّت کے ساتھ دُنیا سے جائے، رحمت کے فرشتے اس کی قبر پر زیارت کے لئے آتے ہیں اور جو آلِ رسول کے ساتھ محبّت کرنے والا ہے، اس کو پُل

1...رسالہ قشیریہ، باب فی ذکر مشایخ ھذہ الطریقہ، ابو نصر بشر بن...الخ، صفحہ: 31۔

صِراط پر اَمَن دیا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ پاکیزہ محبّت نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولادِ اطہار کی تعداد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا ! آلِ نبی کی مَعْرِفت (یعنی پہچان مثلاً ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنا، ان کی قدر پہچاننا وغیرہ) دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ آیئے! اَولادِ مصطفےٰ کے متعلق تھوڑی سی معلومات حاصل کرتے ہیں:

عُلَماءِ کرام کا اتفاق ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیاں 4 ہی ہیں (نہ 3 ہیں، نہ 5)۔ البتہ شہزادوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ زیادہ تر عُلَمائے کرام یہ فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک کی تعداد 7 ہے۔ ان میں 4 شہزادیاں ہیں: (1): حضرت زینب (2): حضرت رقیہ (3): حضرت اُمِّ کلثوم اور (4): حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُن۔ اور 3 شہزادے ہیں: (5): حضرت قاسِم (6): حضرت عبد اللہ اور (7): حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم۔

حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سب شہزادے چھوٹی عمر ہی میں وفات پا گئے تھے جبکہ شہزادیاں زیادہ عرصے تک زِندہ رہیں، حضرت زینب، حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُن تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زندگی مبارک ہی میں وفات پا گئی تھیں، چوتھی شہزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد تک زندہ رہیں، پہلی تینوں شہزادیوں کی اولاد سے نسل آگے نہ بڑھ سکی صِرف حضرت فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ہی سے آگے اَوْلاد چلی۔ اب دُنیا میں جتنے سید ہیں،

وہ سب حضرت امامِ حَسَن مجتبیٰ اور حضرت امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما کی اَوْلاد سے ہیں۔

اَوْلادِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مختصر کتاب "آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے وشہزادیاں" پڑھ لیجئے!

اہل بیت سے بُغض رکھنے والوں کا انجام

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اَوْلادِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت رکھنے کے بے شُمار فضائل اور برکتیں ہیں، ایسے ہی ان سے بُغض و عداوت رکھنے کی بڑی سخت وعیدیں بھی ہیں۔ چنانچہ

اہل بیت سے دُشمنی رکھنے والا جہنمی

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبہ شریف اور مقامِ ابراہیم کے درمیان نمازیں پڑھے، وہیں رہ کر روزے رکھے، پھر وہ اَہْلِ بیت کی دُشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔[1]

اگر ساداتِ کرام گُناہ کر بیٹھیں تو...!!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی یاد رہے! کہ اگر خدانخواستہ کوئی سیّد صاحِب گناہوں میں مَشغول ہوں، تب بھی اُن کی بے ادبی کی اجازت نہیں، ان کا اَدَب جُوں کا تُوں قائم رہے گا کیونکہ ساداتِ کرام کا اَدَب ان کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ سادات کے سردار، رسولِ مختار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نسبت کی وجہ سے ہے، لہٰذا کوئی

1... معجمِ کبیر، جلد:5، صفحہ:319، حدیث:11249۔

سید صاحِب کسی خِلافِ شریعت کام میں مَصرُوف نظر آئیں تب بھی اُن کے خِلاف دِل میں میل نہ آنے دیں بلکہ ادب کے ساتھ انہیں نیکی کی دعوت دینی چاہیے۔ علّامہ اِبْنِ حجر رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ایک امام صاحِب سید زادوں کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے، کسی نے ان سے پوچھا: آپ سید زادوں کی اتنی تعظیم کیوں کرتے ہیں؟ اِمام صاحِب نے فرمایا: ایک سید صاحِب تھے جو فُضُول کاموں میں مَصرُوف رہتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو میرے استاد صاحِب نے ان کا جنازہ نہ پڑھایا، بعد میں میرے استاد صاحِب کو خواب میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آپ کی شہزادی حضرت خاتُون جنّت رَضِیَ اللهُ عَنہا بھی تھیں، سیدۂ کائنات رَضِیَ اللهُ عَنہا نے میرے استادِ محترم سے رُخ پھیر لیا، استادِ محترم نے اَدَب کے ساتھ اِلتجا کی تو فرمایا: کیا ہماری اَوْلاد کی عزّت کرنے کے لئے ہماری عزّت و عظمت کافی نہیں...!![1] یعنی اگر ہماری اَوْلاد میں تمہیں کوئی نیکی نظر نہ آئی تو ہم تو صاحِبِ عزّت و احترام ہیں، ہماری عزّت کے پیشِ نظر ہی ہماری اَوْلاد کی عزّت کیا کرو! اللہ پاک ہمیں سیّد زادوں کے ادب و احترام کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام اور اَہْلِ بیتِ پاک رَضِیَ اللهُ عَنہم کا با اَدَب، سچّا عاشِق بنائے رکھے اور ان کی دشمنی و گستاخی سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن

شعبہ نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے 80 سے زائد شعبہ جات میں

1...اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّد لآلِ محمد، مقصد الثالث، فصل جملۃ آثار وقصص...الخ، صفحہ: 102۔

سے ایک شعبہ "نیک اعمال" بھی ہے۔شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کے لیے، "نیک اعمال" پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے "شعبہ نیک اعمال" کا قیام عمل میں آیا۔امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان نیک اعمال کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں ان (نیک اعمال کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قَبْر و آخِرت کی بہتری کیلئے ان نیک اعمال کو اِخلاص کے ساتھ اپناکر اللہ کے فضل و کرم سے جَنّتُ الفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔" آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور نیک اعمال پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 23

پیارے اسلامی بھائیو! جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہئے اور سچ کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے،اس کی برکت سے معاشرے سے ناچاقیوں کا خاتمہ اور اتفاق واتحاد کا فیضان عام ہوجائے گا۔یادرہے! جس طرح گھر سے باہر ناچاقیوں کا علاج ہونا ضروری ہے،اسی طرح گھر کے اندر بھی اگر ناچاقی کا اندھیرا ہوجائے تو اس کو بھی روشنی میں تبدیل کرنا بہت

ضروری ہے۔ گھر کے اندر ناچاقی کو ختم کرنے، گھر میں اتفاق و اتحاد کی فضا قائم رکھنے اور دینی ماحول بنانے کا ایک موئثر ترین ذریعہ "گھر درس" بھی ہے۔ "گھر درس" وہ نیک عمل ہے جس کی ترغیب امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی نے 72 نیک اعمال میں اِرشاد فرمائی ہے، چنانچہ

نیک عمل نمبر 23 ہے: کیا آج آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟

یہ ایسا نیک عمل ہے کہ اس پر عمل کرنے کی برکت سے ہمارے گھروں میں دینی ماحول بھی قائم ہو گا اور ہماری اور ہمارے گھر والوں کی اصلاح بھی ہوتی رہے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیم سادات کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! تعظیم سادات کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو شخص اَوْلادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/ ۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے

کہ یہ حضرات رسول کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿اعلان:﴾

تعظیم سادات کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

[1] ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

[1] ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضورِ اَنورصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے !جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے

---

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ...الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

[3] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)،18 جولائی 2024ء

(1): سنتیں اورآداب سیکھنا:5منٹ،(2): دعایاد کرنا:5منٹ،(3): جائزہ:5منٹ، کُل دورانیہ15منٹ

تعظیمِ سادات کے بقیہ مدنی پھول

☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔(اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ...الخ، ص۵۲،الجزء۲)۔(سادات کرام کی عظمت، ص۸)☆تعظیم کے لیے نہ یقین دَرْکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔ (سادات کرام کی عظمت ص۱۴)☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ(جان بوجھ کر) سید بنتا ہو وہ ملعون(لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۶)☆اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہر گز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔(سادات کرام کی

[1] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹،حدیث:۴۴۱۵

عظمت، ص۱۷) ☆سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳ ماخوذا)۔(سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆استاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴) ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۲) ☆سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔دُعا یہ ہے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پ4، آل عمران:191)

ترجمہ: ترجمہ: اے ہمارے ربّ! تو نے اس کو بے کار نہ بنایا۔پاکی تیرے لیے، پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا لے۔(خزینۂ رحمت، ص70)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِ

یمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟

(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہوجانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ الله پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرو مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یااِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد